REGD. No. L-5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ ۲۷ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲ ؍

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۵ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش | ۲۵ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۴ فروری بوقت سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

کل شام جرمن ڈاکٹر سیلنز لاہور سے حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے اچھی طرح معائنہ کے بعد انہوں نے یہ اظہار فرمایا کہ عام طور پر حضور کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ مگر زیادہ عرصہ سے لیٹے رہنے سے ٹانگوں میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے انہوں نے حضور کی خدمت میں تاکیداً عرض کیا کہ حضور کچھ ٹہلا ضرور کریں۔

رات بائیں ٹانگ میں درد کی وجہ سے پہلے حصہ میں نیند نہیں آئی۔ اس کے بعد نیند کی دوا دینے سے نیند آ گئی۔

احباب کرام حضور اقدس کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

صوبائی مشاورتی کونسلیں اپریل تک قائم ہونگی

لاہور ۲۴ فروری۔ ایک اعلیٰ سرکاری حلقے سے معلوم ہوا ہے کہ غالباً اپریل تک ہر صوبے میں صوبائی مشاورتی کونسل قائم ہو جائیگی۔ اس حلقے نے یہ نہیں بتایا کہ صوبائی مشاورتی کونسل کے ارکان کے نام کس تاریخ کو گزٹ میں شائع ہو جائیں گے

پولینڈ سے ڈیڑھ لاکھ ٹن کوئلہ اور مصر سے ۲۵ ہزار ٹن سیمنٹ حاصل کرنے کا انتظام

ان دو ملکوں کو ان اشیاء کے عوض روئی اور پٹ سن فراہم کیا جائے گا۔

کراچی ۲۴ فروری۔ پاکستان نے پولینڈ سے ڈیڑھ لاکھ ٹن کوئلہ اور متحدہ عرب جمہوریہ سے ۲۵ ہزار ٹن سیمنٹ حاصل کرنے کا انتظام کیا ہے۔ کچھ عرصہ پیشتر ان دونوں ملکوں سے تبادلہ اجناس کے سمجھوتے ہو گئے تھے۔ جن کے مطابق کوئلے اور سیمنٹ کا حصول ممکن ہوا ہے۔ پاکستان پولینڈ کو کوئلے کے عوض روئی اور پٹ سن اور متحدہ عرب جمہوریہ کو سیمنٹ کے بدلے پٹ سن دے گا۔ پولینڈ سے جو ڈیڑھ لاکھ ٹن کوئلہ حاصل ہوگا۔ اس میں سے نوے ہزار ٹن مشرقی پاکستان کے لئے اور باقیماندہ ساٹھ ہزار ٹن مغربی پاکستان کے لئے مختص رہے گا۔ پاکستان کے لئے کوئلے کی فراہمی اس ماہ شروع ہو جائے گی۔ جہاں تک مشرقی پاکستان کا تعلق ہے اسے نوے ہزار ٹن کوئلہ جون ۱۹۶۰ء تک مل جائے گا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سیمنٹ کی فراہمی بھی فروری کے آخر میں شروع ہو جائے گی۔ اور ۱۵ اپریل ۱۹۶۰ء تک ختم ہو جائے گی۔ پولینڈ سے کوئلہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں یہ شرط بھی مقرر ہے کہ اگر اس وقت تک پاکستانی جہاز میسر ہوں۔ اور وہ مناسب نرخوں پر کوئلہ پہنچانے کا عہد کریں تو پولینڈ سے پاکستان تک کوئلہ پہنچانے کا کام انہیں سونپا جائے۔

سیاسی اور اقتصادی استحکام سے غیر ملکی اقوام میں پاکستان کا وقار بڑھ گیا ہے

اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے شہزادہ علی خاں کی تقریر

کراچی ۲۴ فروری اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے شہزادہ علی خان نے کہا ہے کہ پاکستان نے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی قیادت میں بڑی ترقی کی ہے۔ اور ملک کو کئی سالوں کی مایوسیوں کے بعد سیاسی اور اقتصادی استحکام نصیب ہوا ہے۔ پرنس علی خاں نے یہ بھی کہا ہے کہ ترقی محض مادی اعتبار سے ہی نہیں ہوئی بلکہ قوم کے اخلاق پر نہایت صحت مند اثر پڑا ہے۔ اور ایک نمایاں تبدیلی نظر آتی ہے پاکستانی نمائندے نے کہا ہے کہ اس سے غیر ملکی اقوام کی نظر میں پاکستان کا وقار یقیناً بڑھا ہے۔ شہزادہ علی خاں نے یہ تقریر آغا خاں پارک کے ایک اجتماع میں کی۔ انہوں نے کہا مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ اسماعیلی فرقے کے لوگ ملک کی صنعتی ترقی میں بڑا حصہ اور دلچسپی لے رہے ہیں۔ انہوں نے فرقے کے نوجوانوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ فوج میں شامل ہو کر ملک اور وطن کے تحفظ میں شریک ہوں

وزارت صنعت کے نئے سکرٹری

راولپنڈی ۲۴ فروری۔ مسٹر مسرت حسین زبیری نے مسٹر نصیر احمد کی جگہ وزارت صنعت کے سکرٹری کے عہدے کا چارج لے لیا ہے۔

جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کا کامیاب سالانہ جلسہ

ڈھاکہ (بذریعہ تار) مکرم ڈپٹی خلیل الرحمٰن صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کا سالانہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ جلسہ جو احمدیہ دار التبلیغ میں منعقد ہوا تھا۔ ۱۹ فروری سے ۲۱ فروری ۱۹۶۰ء تک جاری رہا۔ جلسہ میں اہم دینی اور علمی موضوعات پر تقاریر کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

حیدر آباد میں خوفناک آتشزدگی

حیدر آباد ۲۴ فروری۔ کل ریلوے کالونی کے عقب میں آگ لگ گئی جس سے مہاجرین کی ایک سو جھونپڑیاں خاکستر ہو گئیں۔ ایک شخص ہلاک اور دو بری طرح جھلس گئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۰ء

اخلاقی معیار

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ۱۵ فروری ۱۹۶۰ء کی شام کو جو پیغام قوم کے نام ریڈیو سے نشر کیا ہے اس میں آپ نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جنہوں نے آپ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے ان لوگوں کے لئے بھی جنہوں نے آپ کے خلاف ووٹ دئے ہیں یہ فرمایا ہے کہ

"آپ نے اپنے بنیادی حق کا دلیرانہ اور جرأت مندانہ استعمال کر کے بہت اچھا کیا۔ میں آپ کو بھی مطمئن کرنے کی ہر ممکن کوشش کرونگا"

آپ کا یہ قول نہ صرف آپ کی جمہوری ذہنیت کا آئینہ دار ہے بلکہ اس سے آپ کے اسلامی اخلاق پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جو شخص پبلک کام کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کا اخلاقی معیار یقیناً نہایت بلند اور ہر طرح کے معاندانہ اور مخالفانہ جذبات سے مبرا ہونا چاہیئے اور اگر اس کی رائے یا ذات کی افادیت کے متعلق کسی کو اختلاف ہوتا ہے تو یہ اختلاف کرنے والے کا نہ صرف جمہوری حق ہے بلکہ پیدائشی حق ہے۔ اس لئے جو پبلک مین اس کا کھلے دل سے نہ صرف اعتراف ہی کرتا ہے بلکہ حقیقت میں اس کے مطابق عمل بھی کرتا ہے وہ واقعی اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوتا ہے جو ایک پبلک مین کے لئے نہایت ضروری ہے۔

اسی طرح جس طرح صدر مملکت نے اپنی فراخ حوصلگی کا اظہار کیا ہے اور اس اخلاقی معیار کو اپنایا ہے۔ ہر فرد قوم پر بھی یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ باہمی اختلافات میں اس بلند حوصلگی کا اظہار کریں۔ جس قوم میں یہ بات ہوتی ہے وہ قوم بھی عظیم ہوتی ہے۔ اور اس کا وقار بھی اقوام میں بہت بڑا ہوتا ہے علاوہ ازیں یہ باہمی کشمکش کی جڑ کاٹنے کے مترادف ہے جس سے قوم بہت سا وقت اور مال ضائع کرنے سے محفوظ رہتی ہے اور ذاتی اور قومی بہبودی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ کوشش کر سکتی ہے۔

ملک میں کامل امن قائم کرنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ قوم کے افراد کے دلوں میں اختلاف کو برداشت کرنے کی قوت ہو۔ اسی لئے اختلاف رائے کو ہر شخص کا بنیادی اور پیدائشی حق تسلیم کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک میں ابھی تک بعض عناصر ایسے موجود ہیں جو اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی قوت سے عاری ہیں اور صوبائی یا مذہبی عقائد کے اختلاف کو قومی نقطہ نظر سے دیکھنے کی بجائے اس کو وجہ فساد بنانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اور بعض دفعہ یہ مرض اس حد تک جا پہنچتا ہے کہ اختلاف کو محض اختلاف کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہمیں کسی شخص سے کسی بات میں اختلاف ہو تو اسکو اس حد تک محدود نہیں رکھا جاتا بلکہ بعض غیر اختلافی معاملات تک بھی اختلاف کو پہنچایا جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کی تعلیم تو یہ ہے کہ

تعاونوا على البر والتقوىٰ

یعنی نیکی میں تعاون کرنا چاہیئے

پھر کہا ہے تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم۔ یعنی جو بات باہم متفق ہو اس پر اکٹھے ہو جانا چاہیے۔

اس کے برخلاف برائی یہ پیدا ہو گئی ہوئی ہے کہ اختلافات کو تو اچھالا جاتا ہے اور متفق باتوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اختلاف کا اظہار کرنا اور اپنی رائے کی پختگی کو واضح کرنا اور بات ہے لیکن اختلاف کو باہمی جنگ وجدل کی بنیاد بنا لینا نہ صرف ملک و قوم کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ ذاتی یا گروہی مفادات کے لئے بھی مضر ہے۔

صدر مملکت نے اپنے مندرجہ بالا قول میں یہ سبق نہایت وضاحت سے دیا ہے کہ ہمیں نہ صرف اختلاف کو برداشت کرنا چاہیے بلکہ اختلاف کرنے والے کی جرأت اور دلیری کی داد دینا چاہیئے چہ جائیکہ اسکو برا منایا جائے۔ البتہ اختلاف اختلاف میں بھی فرق ہوتا ہے اختلاف سے اگر اختلاف کرنے والے کی غرض مسئلہ کی وضاحت کرنا نہ ہو بلکہ فساد ہو تو اس صورت میں اختلاف ملک و قوم کے لئے واقعی ضرر رساں بن جاتا ہے اور اس کی صفائی ضروری ہو جاتی ہے کیونکہ یہ اختلاف نیک نیتی پر مبنی نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے اختلاف کو وہی لوگ ابھارتے ہیں۔ جو ملک و قوم کے دشمن ہوتے ہیں۔ لیکن اگر نیت صاف ہو تو اختلاف بجائے ضرر کے فائدہ دیتا ہے۔ ایسے ہی اختلاف کو رحمت کہا گیا ہے اور ایسے اختلاف رائے معلوم کرنے کے لئے "شاورهم" کا اصول مدنظر رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

انسان سے غلطی ہونے کا بڑا امکان ہے۔ اسلئے اسلام نے ہر کام کا معیار تقوےٰ کو مقرر کیا ہے۔ اگر انسان کوئی کام کرتے وقت تقوےٰ کو مدنظر رکھے تو اول تو اس سے بہت کم غلطی ہوتی ہے۔ اور اگر ہوتی بھی ہے تو اس سے زیادہ نقصان کا احتمال نہیں ہوتا۔ بہرحال ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اگر اختلاف کرے تو اس کی بنیاد تقوےٰ پر ہونی چاہیئے اسی لئے قرآن کریم نے شروع ہی میں واضح کر دیا ہے کہ

ذالك الكتاب لاريب
فيه هدى للمتقين

یعنی قرآن کریم میں جو ہدایات دی گئی ہیں یہ اہل تقویٰ کی راہنمائی کے لئے ہیں۔ اگر تقوےٰ نہ ہو تو اچھی بات کو بھی برا بنایا جا سکتا ہے۔ اختلاف رائے کا اظہار کرتے ہوئے بھی اگر تقویٰ کو پیش نظر رکھا جائے یعنی نیت بھلائی ہو تو یہ واقعی امور مہمہ کی سرانجام دہی کے لئے نہایت مفید ہے اور ذاتی اور قومی فوائد کا حامل ہے۔ لیکن اگر تقویٰ پیش نظر نہ ہو اور نیت فساد ہو تو اختلاف رائے لعنت بن جاتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ جن لوگوں نے صدر مملکت پر اعتماد کا اظہار کیا ہے اور جن لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ ان سب کی نیت نیک تھی۔ اگر ایسا ہے تو یقیناً یہ قومی اور ملکی ترقی کی راہ میں ایک عظیم اقدام ہے۔ صدر مملکت کا یہ کہنا کہ میں اختلاف کرنے والوں کو بھی مطمئن کرنے کی ممکن کوشش کروں گا ایک نہایت اعلےٰ خیال ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ آپ اس میں کامیاب ہونگے اور اس سے اختلاف کرنے والوں کو اپنی رائے تبدیل کرنے کا موقعہ ملے گا۔ باہمی اعتماد خاص کر ہمارے جیسے پسماندہ ملک کے لئے نہایت ضروری ہے۔

یوم تحریک جدید ـــ ۲۸ فروری ۱۹۶۰ء بروز اتوار

تمام اراکین جماعت اپنے اپنے ہاں مقامی طور پر ۲۸ فروری بروز اتوار یوم تحریک جدید منائیں۔ اس روز ہر جماعت اپنی مجلس عاملہ و اراکین جماعت کا ایک خصوصی اجلاس منعقد کرے۔ جس میں اس امر کا محاسبہ کیا جائے۔

اول۔ کیا سو فیصدی افراد جماعت نے اپنے اپنے وعدہ جات لکھوا کر اس تحریک میں شمولیت کی سعادت حاصل کر لی ہے؟

دوم: ایسی فہرست مرتب کی جائے جس سے یہ ظاہر ہو کہ کون کونسے افراد ایسے ہیں۔ جنہیں وعدہ کرنے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی؟

سوم: ان احباب سے اسی روز وعدہ لینے کا انتظام کیا جائے۔ ہر ممبر مجلس عاملہ کے سپرد پانچ پانچ یا زائد افراد کئے جائیں جن سے وہ اسی روز جا کر وعدہ لائیں۔

چہارم: اس طرح مقامی مردم شماری کے بالمقابل جو افراد ابھی تک شامل نہیں ہوئے ان کو پر زور تحریک فرما کر شامل کر کے مستحق ثواب بنایا جائے۔ اس میں ہر فرد عورت اور بچے کی شمولیت ضروری ہے۔

پنجم: ان افراد کا بھی جائزہ لیا جائے اور فہرست تیار کی جائے جو زیادہ ادائیگی کی حیثیت تو رکھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنے شایان شان وعدہ نہیں کیا۔ انہیں بھی اپنے وعدہ میں اضافے کی تحریک کی جائے۔

ششم: تمام وہ افراد جو اس وقت تک تحریک میں شمولیت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ انہیں اس امر کی پرزور تحریک کرنے کا انتظام کیا جائے کہ وہ اپنے وعدہ جات بتوفیق الٰہی سو فیصدی ادا کر دیں۔

ہفتم: سکرٹری تحریک جدید و ناظم تحریک جدید اس امر کے ذمہ دار ہوں گے کہ وہ اپنی ساری کارگزاری اور اسکے نتائج سے مرکز کو اطلاع دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

احمدی مردوں اور عورتوں کے لئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قیمتی اور زریں نصائح

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقعہ جلسہ سالانہ

(۲)

قرآن مجید

قرآن مجید جو اسلامی عمارت کی بنیاد ہے اُسے مسلمانوں نے فقط مہجور اور متروک کر دیا اور ان میں سے جو دینی علم سیکھنے والے تھے۔ انہوں نے بجائے قرآن مجید کا علم حاصل کرنے کے فقہ و صرف و نحو وغیرہ علوم حاصل کرنے میں اپنی عزیز عمریں صرف کر دیں۔ اگر کسی نے زیادہ ہمت کی تو حدیث کی چند کتابیں پڑھ لیں لیکن قرآن مجید کے حقائق و معارف اور مطالب عالیہ حاصل کرنے کے لئے کوئی توجہ نہ دی۔

لیکن خدا تعالےٰ کا مقدس مسیحؑ اپنی جماعت کو یہ نصیحت فرماتا ہے

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۸-۳۹)

اور فرماتے ہیں :-

"تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ الخیر کلّہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ خدا نے تم پر احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی ہے اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو۔ یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۵۵)

رات دن کتاب اللہ پڑھو

اور فرماتے ہیں :-

"اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ ناز ایمان و اعتقاد ہوتے تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی۔ جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنے ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی . . . .

. . . .

اور کوئی حدیث یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی . . . . . . ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کر دیں۔ بڑے تأسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔

اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی۔"

(الحکم مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

نماز

تعلق عبادات ہے۔ اب میں نماز کے متعلق حضور کی نصیحت احمدی مردوں اور خواتین کو سنا دینا ضروری خیال کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں

"میں جانتا ہوں کہ انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں۔ وہ بے شک خدا تعالےٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا ہے۔ دولت مند اس نعمت کو پانے والے تھوڑے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۸)

اور فرماتے ہیں :-

"نماز انسان کا تعویذ ہے۔ پانچ وقت دعا کا موقعہ ملتا ہے کوئی دعا تو سنی جائیگی اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ اور مجھے بھی بہت عزیز ہے۔"

(الحکم مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء)

اور فرماتے ہیں :-

"نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو۔ تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۹)

بنی نوع انسان سے ہمدردی

تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ دو امر ہی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں :

"اللہ تعالےٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علے خلق اللہ۔"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۱ء)

اور فرماتے ہیں :

"قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔"

(روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۶۵)

اور حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ "سب سے بڑا اور پہلا حکم یہی ہے کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ اور دوسرا اس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ انہی دو حکموں پر توریت اور انبیاء کے صحیفوں کا دارومدار ہے۔"

(متی ۲۲/۳۷)

شفقت علیٰ خلق اللہ کی شاخیں بہت ہیں میں اس وقت چند بیان کروں گا۔

باہمی اخوت و محبت

سب سے پہلے میں اپنے بھائیوں سے حسن سلوک اور باہمی اخوت و محبت کو لیتا ہوں اس کے متعلق حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی ایک نیا حکم قرار دے کر جو درحقیقت حکم قدیم کی تجدید تھی اپنے شاگردوں سے کہا :

"میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی۔ تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔"

(یوحنا ۱۳/۲۴)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں :-

"میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کنتم اعداء فالّف بین قلوبکم۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے . . . . . میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے۔ رعونت ہے خود پسندی ہے۔ جذبات ہیں . . . . . میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت و اخوت سے نہیں رہ سکتے جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اس کو سرسبز نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہیں رہے گا جو اپنا علاج نہیں کرے گا۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالوں کو نصیحت

فرماتے ہیں:۔ "اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکساری اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے۔ اور میں باوجود اپنی صحت کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے۔ تو میری حالت پر افسوس ہے۔ اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اسکو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند کروں۔

اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں۔ اور اس کے لئے جہانتک میرے بس میں ہے آرام آسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کوئی سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے۔ اگر میں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں۔ اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں۔ کیونکہ وہ میرا بھائی ہے۔ اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہے یا کم علم ہے۔ یا سادگی سے اس سے کوئی خطا سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہیئے۔ کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں۔ کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا۔ جبتک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری شیخیتیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔"

(شہادت القرآن اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء)

بھائیوں کے گناہ بخشو

"تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایک ہو جاؤ جیسے کہ ایک پیٹ سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں" (کشتی نوح صفحہ ۲۶-۲۷)

کمزور بھائیوں سے ہمدردی

اپنی جماعت کے لوگوں کو باہم محبت کرنے اور روحانی کمزوریوں پر نرمی کے برتاؤ کا حکم اور اس درد دل کا اظہار کرتے ہوئے جو کہ آپ کو اپنی جماعت کی بہتری کے لئے تھا فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے میں سے کمزور اور کچے لوگوں پر رحم کریں۔ ان کی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر سختی نہ کریں اور کسی کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہ آئیں بلکہ ان کو سمجھائیں۔ دیکھو صحابہؓ کے درمیان بھی بعض منافق مل جاتے تھے پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم انکے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے تھے۔"

اور فرماتے ہیں:

"اپنی جماعت کے ساتھ اگرچہ میری ہمدردی خاص ہے۔ مگر میں سب کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں اور مخالفین کے ساتھ بھی میری ہمدردی ہے۔ جیسا کہ ایک حکیم تریاق کا پیالہ مریض کو دیتا ہے کہ وہ شفا پاوے مگر مریض غصہ میں آکر اس پیالے کو توڑ دیتا ہے تو حکیم اس پر افسوس کرتا ہے اور رحم کرتا ہے۔ ہمارے قلم سے مخالف کے حق میں جو کچھ الفاظ سخت نکلتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے ماں بچہ کو بھی سخت الفاظ بولتی ہے مگر اس کا دل درد سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔"

(الحکم نمبر ۹ جلد ۵ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے

اور فرماتے ہیں:

"میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو اور لوگوں کا ہجوم اس کے گرد ہو تو بلاخوف لومۃ لائم کے اسے اٹھا کر لے آئیں گے۔ عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع کر دینا نہ چاہیئے اور دوستوں سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آوے اُسے اغماض اور تحمل کے محل میں اتارنا چاہیئے۔"

(الحکم مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ء)

عورتوں سے حُسنِ سلوک

دوسری بات جو میں بنی نوع سے ہمدردی کے سلسلہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ازدواجی زندگی سے متعلق ہے۔ انسان کی زندگی اسی وقت خوشگوار اور جنتی ہو سکتی ہے جبکہ اس کی اہلی زندگی اچھی ہو۔ اس میں شک نہیں کہ گھریلو زندگی کی خرابی کا باعث کبھی مرد ہوتا ہے اور کبھی عورت مگر اسلام نے زیادہ تر ذمہ واری مرد پر رکھی ہے۔ عیسائیت نے یہ تعلیم دے کر کہ "آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔"

(ا تمطاؤس ۲ باب ۱۴) عورت کو شیطان کا آلہ کار قرار دیا۔ مگر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آدمؑ و حوا سے جو غلطی بھی سرزد ہوئی۔ اس کی زیادہ تر ذمہ واری حضرت آدمؑ پر ہی ڈالی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولقد عھدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجد لہ عزما۔ یعنی ہم نے آدم کو ایک تاکیدی حکم دیا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ مگر اس نے بھول کر اس حکم کی خلاف ورزی کی در اصل اس کا ہمارے حکم کی خلاف ورزی کرنے کا ارادہ نہ تھا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عورتوں سے حسن سلوک کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کا برتاؤ کیا تھا تو اس پر یہ الہام ہوا:۔

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو۔ خذوا الرفق الرفق فان الرفق راس الخیرات
نرمی کرو۔ نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے"

یہ ذکر کرکے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ ان کی کنیزکیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳ حاشیہ)

اور فرماتے ہیں:

"فحشا کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکر یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔"

ایک دوست کی بدمزاجی کی شکایت پر فرمایا:۔

"میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج میں ملی ہوئی ہے اور باایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع اور خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔" (الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء)

(باقی)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میرا پوتا عزیزم مسرت احمد آف موروگورو مشرقی افریقہ بعد جلسہ سالانہ قبل مکان کی چھت سے گر پڑا تھا اور اس کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ چنانچہ وہ ایک ماہ موروگورو کے ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ الحمد للہ احباب جماعت کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اسے پہلے کی نسبت آرام ہے اگرچہ اسے ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے لیکن ڈاکٹروں نے ہدایت کی ہے کہ وہ گھر میں مسلسل دو ماہ لیٹا رہے۔ جن احباب نے اس موقعہ پر ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازا ہے میں ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ احباب سے مزید درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (شیخ محمد الدین ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مُصلح موعود

(از محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب)

(۲)

اسی سنہ ۱۹۰۹ء کی بات ہے کہ ایک پادری مسمی جوالا سنگھ نے کچھ سوالات کر کے مشن کالج لاہور کے بورڈنگ ہال کی سٹیج کو خوب گرما دیا۔ اور مذہبی دنیا میں ایک ہیجان بپا کر دیا اس کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں احمدیہ جماعت کی جانب سے دو تین روز کے لئے لیکچروں کا انتظام کیا گیا اس موقعہ پر ہماری جماعت کے چنندہ احباب نے تقریریں کی تھیں مثلاً (۱) حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (۲) مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے مرحوم جو قادیان سے آئے تھے (۳) خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم لاہور (۴) مولوی صدرالدین صاحب حال امیر جماعت اہل پیغام اور (۵) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو قادیان سے تشریف لائے تھے۔ اس عاجز نے سب کی تقریریں سنیں اور میری طبیعت نے اسی وقت ہی فیصلہ کیا تھا کہ حضرت میاں صاحب کی تقریر بالا رہی۔
سنہ ۱۹۰۶ء کی بات ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے علمی اور ذہنی ترقی کے لئے نوجوانوں کی ایک انجمن بنائی جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجمن تشحیذ الاذہان رکھا۔ آپ کے عزم کا اس سے بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے کہ جہاں آپ نے قادیان میں موجود طالبعلم نوجوانوں کو انجمن کا ممبر بنایا وہاں آپ کی نظر بیرونجات کے احمدی نوجوانوں کی طرف بھی اٹھی۔ چنانچہ آپ نے دو طالب علموں پر مشتمل ایک وفد بنا کر بیرونجات میں بھجوایا۔ جب وہ وفد پٹیالہ پہنچا تو یہ عاجز بھی اس انجمن کا بلا تامل ممبر بن گیا۔

جب خاکسار سنہ ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان حاضر ہوا تو ان دنوں خاکسار اپنی جماعت پٹیالہ کا سیکرٹری تھا۔ نیز حضرت صاحبزادہ صاحب کی انجمن تشحیذ الاذہان کا ممبر بھی۔ اس موقعہ پر جہاں صدر انجمن احمدیہ نے اپنی انجمن کا جنرل اجلاس بلایا تھا۔ وہاں حضرت میاں صاحب نے بھی اپنی انجمن کا جنرل اجلاس بلایا تھا۔ خاکسار ہر دو اجلاسوں میں شامل ہوا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ صدر انجمن کا اجلاس اعلان شدہ وقت سے قریباً دو گھنٹے تاخیر کے ساتھ شروع ہوا جب کہ حضرت میاں صاحب کی انجمن کا اجلاس عین وقت پر شروع ہوا تھا۔ اور اجلاس سے متعلقہ تمام ضروری امور اس میں موجود تھے۔ ایجنڈا اتنا ممبروں کو اپنی رائے کو دلائل کے ساتھ پیش کرنے کے لئے تقریروں کا موقعہ تھا۔ رائے شماری تھی۔ لیکن یہ کیفیت اس وقت کی صدر انجمن کے اجلاس میں نہ تھی۔

سنہ ۱۹۱۲ء کی بات ہے اس وقت میں میڈیکل سکول سے امتحان پاس کر کے پٹیالہ چلا گیا تھا اور وہاں کے مرکزی ہسپتال میں کام کرتا تھا کہ اخبار بدر میں یا پیغام صلح میں اعلان نکلا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ایک اخبار بنام الفضل نکال رہے ہیں۔ اس خبر کا میرے دل پر خاص اثر ہوا اور مجھے اس وقت تک چین نہ آیا جب تک اسی روز ایک سال کی قیمت کا منی آرڈر نہ کروا دیا۔ چنانچہ میں الفضل کے اولین خریداروں میں شمار ہو گیا۔ میرا خریداری نمبر آٹھ تھا۔

باوجودیکہ سنہ ۱۹۰۶ء میں حضرت میاں صاحب کی انجمن کا ممبر بن چکا تھا پھر سنہ ۱۹۰۷ء کے جنرل اجلاس میں شامل ہو چکا تھا۔ پھر سنہ ۱۹۰۹ء میں لاہور میں قریباً دو گھنٹے کی معیت اختیار کر چکا تھا اور الفضل کے اولین خریداروں میں شامل ہو چکا تھا۔ لیکن مارچ سنہ ۱۹۱۴ء تک آپ سے نہ کبھی گفتگو ہوئی اور نہ کبھی خط و کتابت ہوئی تھی۔

وسط مارچ سنہ ۱۹۱۴ء میں جمعہ کے روز مجھے بوجہ سیکرٹری جماعت ہونے کے ایک خط ملا۔ یہ خط انجمن انصار اللہ کے سیکرٹری حضرت حافظ روشن علیؓ صاحب کی طرف سے تھا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی تشویشناک بیماری کے متعلق ذکر تھا۔ خاکسار نے یہ خط اپنی جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ جماعت نے بعد مشورہ خاکسار کو اور مولوی محمد مصطفےٰ صاحب مرحوم کو بطور نمائندہ جماعت پٹیالہ قادیان جانے کے لئے منتخب کیا۔ چنانچہ ہم دونوں اسی روز شام کی گاڑی سے قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور اگلے روز ہفتہ کے روز دن کے بارہ ایک بجے کے قریب قادیان پہنچ گئے۔ ہمیں راستہ میں ہی امرتسر کے سٹیشن پر معلوم ہو گیا کہ حضرت خلیفہ اولؓ بروز جمعہ وفات پا گئے۔ اور آپ کی تدفین آج شام کو عمل میں آئے گی۔ اس وقت ہمیں کچھ معلوم نہ تھا کہ خلافت ثانیہ کے لئے کون منتخب ہو گا۔

جب ہم مسجد نور میں پہنچے تو وہاں سب سے پہلے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ خلافت کے انتخاب میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ آئندہ کوئی تاریخ مقرر کی جائے۔ بہت سے احباب کو جمع کر لیا جائے پھر انتخاب ہو جائے جس پہ خاکسار نے انہیں کہا کہ ڈاکٹر صاحب! جب خلافت اولیٰ کا انتخاب ہوا تھا۔ تو اس وقت جس تعداد میں احباب موجود تھے۔ اس سے کہیں زیادہ اس وقت موجود ہیں۔ اس وقت پہلے خلافت کا انتخاب ہوا تھا پھر تدفین عمل میں آئی تھی۔ دوسری بات میں نے یہ کہی کہ جس کسی نے خلیفہ بننا ہے۔ وہ اسجگہ موجود احباب میں سے ہی ہو گا کوئی نیا پیدا ہو کر تو آنے کا ہی نہیں۔ ہماری رائے تو یہ ہے کہ جملہ اراکین صدر انجمن احمدیہ مسجد میں بیٹھکر اور اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر کسی ایک شخص کو خلیفہ منتخب کر لیں پس جس کو وہ منتخب کر لیں اسی کے ہاتھ پر جماعت بیعت کرے گی ڈاکٹر صاحب خاموش ہو گئے۔ اسکے تھوڑی دیر بعد ہی مولوی محمد احسن صاحب امروہی مرحوم مسجد نور میں داخل ہوئے اور ممبر پر کھڑے ہو کر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک خلافت کا ہونا ضروری ہے۔ اور میں صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو ہی اس کے لائق سمجھتا ہوں اور فرمایا کہ میں خود تو صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں آگے آپ لوگوں کا اختیار ہے۔ اس پر تمام مجمع نے یک زبان ہو کر کہا کہ حضرت میاں صاحب بیعت لیں۔ حضرت میاں صاحب بیعت لیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے بیعت لے لی۔ جبکہ آپ کو بیعت لینے کے الفاظ بھی اچھی طرح یاد نہ تھے۔ یہ آپ کی عجیب روحانی کشش تھی جس کی بدولت آپ کے روحانی بچے جن میں بڑے بڑے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تھے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ الحمد للہ یہ عاجز بھی بیعت کرنے پر دوبارہ حضرت محمود کا غلام بن گیا۔

درخواست دُعا

میرا چھوٹا بھائی عزیز عبدالحمید آف شفا میڈیکو لاہور بوجہ بواسیر شدید بیمار ہے احباب درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد عبداللہ پسر چوہدری فضل محمد صاحب مرحوم سابق ہرسیاں) ربوہ دارالرحمت غربی

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۶۰ء کو محترم چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودہا کی صاحبزادی بشریٰ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۵۸ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم چوہدری باغ دین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ آف چک ۳۰ ضلع منٹگمری کے صاحبزادے چوہدری خلیل احمد صاحب باجوہ کے ہمراہ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں مقامی احباب کے علاوہ ربوہ کے بعض احباب نے بھی چک ۳۷ جنوبی تشریف لے جا کر شرکت کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

دعوت ولیمہ

ربوہ — مورخہ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۶۰ء بعد نماز مغرب مکرم مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب آف بنی سرووڈ حال ربوہ نے اپنے بیٹے مرزا مقصود احمد صاحب کی دعوت ولیمہ دی جس میں ربوہ کے متعدد احباب شریک ہوئے دعوت طعام کے اختتام پر مکرم حکیم رحمت اللہ صاحب نے رشتے کے بابرکت ہونیکی دعا کرائی مرزا مقصود احمد صاحب کا نکاح مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا غالب بیگ ربوہ کے ہمراہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۴ اپریل سنہ ۱۹۵۸ء کو مسجد مبارک میں پڑھا تھا اور تقریب رخصتانہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۶۰ء کو عمل میں آئی تھی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ھے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

دعائیہ فہرست

۲۰ فروری کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت ہی مبارک دن ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کا ایک زبردست تبشیری نشان پورا ہوا۔ اور مصلح موعود کے رنگ میں ظاہر ہوا جس کے ساتھ اکناف عالم کی سعید ارواح کو دین واحد کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا پروگرام وابستہ ہے۔ اور اس پیغام کے پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ کے مخلصین اپنی مالی اور جانی قربانیوں کے ذریعہ سعادت حاصل کر رہے ہیں سال ۲۶ کے ان مجاہدین کے لئے جنہوں نے اپنا وعدہ سو فیصدی اب تک پورا کر دیا ہے۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت عالی میں خاص دعا کے لئے ایک درخواست عرض کر دی گئی ہے۔ تا اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور ان کو بھی اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح فرمائے۔ نیز ان سب احباب کے لئے بھی درخواست دعا کی گئی ہے جو تحریک جدید کے سلسلہ میں کام کر رہے ہیں۔ اور اپنی کوششوں کے ذریعہ احباب کو اس جہاد میں شامل کرنے کی سعی فرما رہے ہیں۔

۲۰ فروری تک ۲۲۱۰ خوش نصیب احباب کو اپنے وعدے پورا کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور کل ۷۰۴۸۶/- روپے کی رقم وصول ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
تفصیل حسب ذیل ہے۔

گوشوارہ ضلع وار

سو فیصدی چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کرنے والوں کی تعداد

حلقہ جماعت	افراد	حلقہ جماعت	افراد
ربوہ	۲۷۹	کراچی	۹۸
ضلع جھنگ	۸۲	ضلع نواب شاہ	۱۰۷
ضلع سیالکوٹ	۱۳۷	" حیدر آباد	۶۱
ضلع لاہور	۱۵۶	" سکھر (سانگھڑ و ٹھٹھہ)	۳۲
ضلع تھرپارکر	۷۶	" کیمبل پور۔ میانوالی	۱۲
ضلع ملتان	۶۳	" مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان	۱۴
حلقہ بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان	۵۴	" منٹگمری	۱۳
" کوئٹہ	۴۷	ضلع شیخوپورہ	۱۸۱
		" گوجرانوالہ	۱۳۲
ضلع سرگودھا	۲۱۲	" گجرات	۱۴۳
" لائلپور	۱۵۱	صوبہ سرحد	۷۴
" جہلم	۱۱	آزاد کشمیر	۶
" راولپنڈی	۷	مشرقی پاکستان	۱۲
		میزان	۲۲۱۰

نوٹ:۔ دوسری دعائیہ فہرست انشاء اللہ العزیز ۲۹ رمضان المبارک کو حضرت اقدس کی خدمت عالی میں پیش کی جائیگی۔ رمضان المبارک کے فیوض اور برکات سے وافر حصہ پانے کے لئے احباب اپنے سو فیصدی وعدہ جات پورا کرنے کی سعی فرما کر ثواب دارین کے مستحق ٹھہریں:۔

(وکیل المال تحریک جدید)

"مُردہ دلوں کے واسطے ہر لفظ ہے حیات
میری صدا نہیں یہ فرشتوں کا صور ہے"

یہ کونسی صدا ہے، جس کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پاکیزہ شعر میں ہماری توجہ مبذول فرمائی ہے۔ سنیئے کہ یہ صدا ہر سال اشاعتِ اسلام کی خاطر مالی قربانیاں پیش کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ کے زبان مبارک سے بلند ہوتی ہے۔ آج فرشتوں کے اس صور کو بلند ہوئے تین ماہ سے زائد عرصہ گزر رہا ہے۔ کیا آپ بھی اُن خوش نصیبوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے تحریک جدید کا اعلان سنتے ہی کہا۔

لبیک یا امیر المومنین لبیک؟

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اجتماعی وقارِ عمل — اپنی مدد آپ کرو کا ایک نمونہ

مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۶۰ء کو ہلال پور۔ ضلع سرگودھا کے قریب دو میل سڑک کی درستی کے لئے خاکسار کی نگرانی میں ایک اجتماعی وقارِ عمل منایا گیا۔ جو دس بجے صبح سے لے کر دو بجے بعد دوپہر جاری رہا۔ جس میں تخت ہزارہ ہلال پور کے خدام۔ انصار اللہ اور اطفال شامل ہوئے۔ بڑے شوق اور سرگرمی کا مظاہرہ کیا بعض جگہ ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے گڈوں اور دوسری ٹرانسپورٹ کے لئے ناقابل گزر تھی۔ لہٰذا اس جگہ پر سرکنڈا ڈالا گیا۔ اور ناہموار جگہوں کو برابر کیا گیا۔ اس کام میں مجلس ادرحمہ کے خدام نے بھی شمولیت کی کوشش کی۔ مگر صحیح رنگ میں اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے وہ اجتماع پر نہ پہنچ سکے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ادرحمہ کی جماعت نے اپنے قریب کی سیم اور نشیبی جگہ میں ایک بند بنایا ہوا ہے جو قریباً دو صد گز لمبا ہوگا ۵ فٹ اونچا اور ۵ فٹ چوڑا ہوگا۔ یہ کارِ خیر خدمتِ خلق اور اپنی مدد آپ کرو کی بہترین مثال ہے۔ اس سے ہزاروں مسافر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور قریباً ہر سال اس میں بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے توڑ پھوڑ ہوتی ہے۔ اس کو باقاعدہ درست کر دیا جاتا ہے۔ احباب جہاں ان سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نیک کام کا بہترین اجر دے وہاں دوسرے سب احباب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(مہتمم وقارِ عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء/زعمائے اعلیٰ انصار اللہ توجہ فرماویں

بعض مجالس کی طرف سے سالِ رواں کے لئے بجٹ فارم تکمیل کے بعد ابھی دفتر مرکزیہ میں موصول نہیں ہوئے۔ ان مجالس کے زعماء/زعمائے اعلیٰ سے گزارش ہے۔ کہ ان کی تکمیل پر فوری توجہ فرماتے ہوئے۔ بجٹ فارم جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(برائے قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

داخلہ کیڈٹ انٹرنس اگزامینیشن

۲۵/۴/۶۰ کو یہ امتحان حیدر آباد میں ہوگا۔ اور بشرط ضرورت کراچی سکھر کوئٹہ میں بھی۔

شرائط:۔ معیار امتحان فورتھ سٹینڈرڈ یا جماعت ہفتم ۱/۳/۶۰ کو عمر ۱۱½ تا ۱۳½ تحریری امتحان انگلش و ریاضی بماہ مئی۔ بعد میں ذہانت و میڈیکل ٹسٹ و انٹرویو۔ فارم ہائے درخواست ڈپٹی انسپکٹر برمر کیڈٹ کالج پٹارو ضلع دادو ویسٹ پاکستان موازی آٹھ آنے کی ٹکٹوں والا لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ آخری تاریخ درخواست ۳۱/۳/۶۰ (پ۔ٹ ۲۱ ۲/۶۰)

(ناظر تعلیم)

۱۔ بھرتی نائب تحصیلداران

تنخواہ ۱۰۰–۵–۱۲۵–۶–۱۵۵/۶–۱۸۵ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ۔ باشندہ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن ۱/۶ کو عمر ۲۱ تا ۲۵۔

درخواستیں اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو ۱/۳ تک۔ (پ۔ٹ ۱۹ ۲/۶۰)

۲۔ ضرورت انسپکٹرس کوآپریٹو سوسائیٹیز

بطور انسپکٹر تنخواہ ۱۲۰–۱۰–۲۲۰–۱۰–۳۰۰ معہ علاوہ الاؤنس انٹرویو ۲۹/۲۔ ٹریننگ ۱۸ ماہ۔ وظیفہ -/۹۰ ماہوار

شرائط:۔ باشندہ بہاولپور ڈویژن۔ گریجوایٹ اکنامکس۔

درخواستیں ۲۵/۲ تک بنام ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائیٹیز بہاولپور (پ۔ٹ ۱۹ ۲/۶۰)

(ناظر تعلیم)

وصیت کی منسوخی

محترم شیخ خدا بخش صاحب وصیت ۱۳۰۱۳ ولد اللہ دتا صاحب سابق کوٹ مومن ضلع سرگودھا کی وصیت بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ صدر انجمن احمدیہ نے بذریعہ ریزولیوشن 45-E مورخہ ۴-۲-۶۰ منسوخ کر دی ہے۔ موصی موصوف کے موجودہ ایڈریس سے دفتر ھذا کو علم نہیں۔ اس لئے انہیں اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس وقت مندرجہ ذیل چار مالی تحریکات ہیں۔ ان کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ چندہ کی ادائیگی کسی رکن پر بھی بار نہیں ہو سکتی۔

چندہ مجلس:۔	[illegible] پائی فی روپیہ ماہانہ آمد پر
چندہ سالانہ اجتماع:۔	بارہ آنے سالانہ فی رکن
" اشاعت لٹریچر:۔	ایک روپیہ سالانہ
" تعمیر دفتر:۔	حسب توفیق

(برائے قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زرعی اراضی کے چھوٹے مشترکہ رقبہ کی مشروط تقسیم کی اجازت

مغربی پاکستان لینڈ کمیشن کے اہم فیصلے

لاہور ۱۳ فروری۔ مغربی پاکستان لینڈ کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ زرعی اراضی کے ایسے مشترکہ رقبہ کی تقسیم کی اجازت ہوگی۔ جس کے حصہ دار دو یا دو سے زیادہ گروہوں میں منتشر ہو کر تقسیم کی درخواست کریں۔ بشرطیکہ ان میں سے کسی بھی گروہ کے حصہ کا رقبہ گزارہ لائق رقبہ سے کم نہ ہو۔ لینڈ کمیشن نے یہ فیصلہ چند دن قبل اس مضمون کی متعدد درخواستوں کے پیش نظر کیا ہے۔ کہ اگر کسی مشترکہ زرعی رقبہ کے حصہ دار گروہوں میں منتشر ہو کر تقسیم کی درخواست کریں۔ تو انہیں مطلوبہ اجازت دے دی جائے۔ غرض دو ہر ایک حصہ دار کا ملکیتی رقبہ گزارہ لائق رقبہ سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ حصہ داروں کے ہر گروہ کے حصہ کا رقبہ گزارہ لائق رقبہ سے کم نہ ہو۔ گزارہ لائق رقبہ باقی سندھ میں ساڑھے سولہ ایکڑ اور مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں ساڑھے بارہ ایکڑ مقرر ہے۔ کمیشن کے اس فیصلہ پر مشتمل سرکاری اعلان عنقریب گزٹ میں کر دیا جائیگا

لینڈ کمیشن کے اس فیصلہ کی بناء پر آئندہ صوبہ میں زرعی اراضی کی مذکورہ نوعیت کی تقسیم مارشل لا کے متعلقہ ضابطہ نمبر ۶۴ کی دفعہ ۲۴ (۲) کے تحت ممنوع نہیں ہوگی۔ اس دفعہ میں یہ کہا گیا ہے کہ ایسے مشترکہ رقبہ کی تقسیم نہیں ہو سکے گی۔ جو گزارہ لائق رقبہ سے زیادہ لیکن نفع بخش رقبہ ریاست سندھ میں ۶۴ ایکڑ اور دوسرے علاقوں میں ۲۵ ایکڑ سے کم ہو۔ اور تقسیم سے وہ مشترکہ رقبہ ایسے حصوں میں منقسم ہو جائے۔ کہ کسی حصہ دار کے مملوکہ یا مقبوضہ دوسرے رقبہ اور اس حصہ کا مجموعہ گزارہ لائق رقبہ سے کم ہو جائے تاہم آئندہ اگر حصہ دار گروہوں میں تقسیم کی اجازت دیتے ہوئے ہر حصہ دار کے ملکیتی رقبہ کو پیش نظر نہیں رکھا جائے گا۔ بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ حصہ داروں کے کسی گروہ کا رقبہ گزارہ لائق رقبہ سے کم نہ ہو۔

صوبائی لینڈ کمیشن نے مزید فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ میں انتقال اراضی کے کام کے دوران زرعی رقبوں کی جو تقسیم ہوگی۔ اس پر مارشل لا کے متعلقہ ضابطہ ۶۴ کی دفعہ ۲۳ کا اطلاق نہیں ہوگا۔ کیونکہ انتقال کے دوران چھوٹے مالکان کے جو منتشر رقبے یکجا کئے جائیں گے۔ ان کی نوعیت انتقال اشتراک کی ہوگی۔ اس لئے اس کارروائی کے مارشل لا کی زد میں آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

لینڈ کمیشن کے ایک اور فیصلہ کے مطابق اگر کوئی زرعی رقبہ مقامی افراد اور مہاجرین کی مشترکہ ملکیت یا قبضہ میں ہوگا۔ تو اس کی تقسیم سیٹلمنٹ سکیم کے مطابق ہو سکے گی۔ اور جب اس تقسیم کے تحت تقسیم ہو چکے گی۔ تو پھر مزید تقسیم پر مارشل لا کے ضابطہ ۶۴ کی دفعہ ۲۳ کی پابندیاں عائد ہوں گی

لینڈ کمیشن کے ایک ترجمان کے بیان کے مطابق صوبہ کے چھوٹے زمینداروں میں مشترکہ رقبہ کی تقسیم کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں موجودہ قانونی پوزیشن حسب ذیل ہے:۔

(۱) مشترکہ رقبہ کے کسی حصہ دار کو اس رقبہ کی تقسیم کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ اس حصہ کا رقبہ نفع بخش رقبہ کے برابر یا اس سے زیادہ ہو

(۲) اگر کسی مشترکہ رقبہ میں کسی حصہ دار کے حصے کا رقبہ نفع بخش رقبہ سے کم ہو تو بھی وہ اپنے رقبہ کی تقسیم کرا سکے گا۔ بشرطیکہ اس کے دوسرے مملوکہ یا مقبوضہ رقبہ اور اس حصہ کا مجموعہ نفع بخش رقبہ سے کم نہ ہو

(۳) اگر کسی مشترکہ رقبہ میں کسی حصہ دار کے حصے کا رقبہ گزارہ لائق رقبہ کے برابر ہو تو وہ اپنے رقبہ کی تقسیم کرا سکتا ہے۔

(۴) اگر کسی مشترکہ رقبہ میں کسی حصہ دار کے حصہ کا رقبہ گزارہ لائق رقبہ سے کم ہو تو بھی وہ مشترکہ رقبہ کی تقسیم کرا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے دوسرے مملوکہ یا مقبوضہ رقبہ اور اس حصہ کا مجموعہ گزارہ لائق رقبہ کے برابر یا اس سے زیادہ ہو

(۵) تعمیراتی مقاصد کے لئے مشترکہ رقبہ کی چھوٹے ٹکڑوں کی تقسیم پر کوئی پابندی عائد نہیں

باغات

لینڈ کمیشن نے اپنے چند دن قبل منعقدہ اجلاس میں باغات کی اراضی کے بارے میں بھی ایک اہم فیصلہ کیا ہے۔ جس کے مطابق تمام ڈپٹی لینڈ کمشنروں کو یہ ہدایت کی جائے گی کہ جس بڑے زمیندار نے مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۶۴ کی دفعہ ۹ کے تحت باغات ڈیڑھ سو ایکڑ یا اس سے کم رقبہ کی رعایت حاصل کر رکھی ہے۔ اگر وہ آئندہ کسی باغ کو برقرار نہیں رکھے گا تو اس باغ کا رقبہ بحق سرکار حاصل کر لیا جائے گا۔ کیونکہ حکومت نے اسے یہ رعایت صرف باغ کے لئے دے رکھی ہے

کمیشن کے فیصلہ کے مطابق اگر کوئی باغ سیلاب یا کسی اور وجہ سے تباہ ہو جائے تو متعلقہ زمیندار کو دوبارہ باغ لگانے کا موقعہ دیا جائے گا۔ لیکن اگر کسی معقول وجہ کے بغیر باغ ناپید ہو جائیگا تو ڈپٹی لینڈ کمشنر اس باغ کا رقبہ متعلقہ زمیندار کا صفائی کا بیان سننے کے بعد بحق سرکار حاصل کر سکیں گے

کرالا میں کانگریس اور پرجا سوشلسٹوں کی مخلوط وزارت قائم ہوگئی

مسلم لیگی رہنماؤں کی طرف سے کانگریس کے طرز عمل پر اظہار افسوس

ٹریونڈرم ۲۳ فروری کل کیرالا میں گیارہ ارکان پر مشتمل مخلوط وزارت نے پرجا سوشلسٹ لیڈر مسٹر پلائی کی قیادت میں حلف وفاداری اٹھایا۔ وزراء میں سے آٹھ کانگریس سے اور تین پرجا سوشلسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں مسلم لیگ کو وزارت میں شامل نہیں کیا گیا

وزارت کے قیام کے بعد صدر بھارت کا وہ اعلان واپس لے لیا گیا ہے جو انہوں نے ۳۱ جولائی ۱۹۵۹ء کو کیا تھا اور جس کے مطابق صدر نے کیرالا کی کمیونسٹ وزارت برطرف کر کے قانون سازی اور حکومت کے اختیارات خود سنبھال لئے تھے۔ کیرالا اسمبلی کی نشستوں کی کل تعداد ۱۲۶ ہے۔ کانگریس، پرجا سوشلسٹ مسلم لیگ متحدہ محاذ نے ان میں سے چورانوے اور کمیونسٹوں نے ۲۶ نشستوں پر قبضہ کیا تھا۔ متحدہ محاذ کی چورانوے نشستوں میں سے کانگریس کو ساٹھ، پرجا سوشلسٹ پارٹی کو بیس اور مسلم لیگ کو گیارہ نشستیں ملی تھیں۔ باقی ماندہ چھ نشستوں پر آزاد امیدواروں نے قبضہ کیا تھا

ٹریونڈرم کی ایک اور اطلاع کے مطابق کیرالا مسلم لیگ کے صدر ل تھنگل اور کیرالا مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر حافظ سیٹھی صاحب نے آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسمٰعیل کی منظوری سے ایک مشترکہ بیان شائع کر دیا ہے جس میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ کانگریس کے طرز عمل کی وجہ سے مسلم لیگ کے خلاف جو بدظنی اور تعصب پیدا ہو گیا ہے وہ جلد مٹ جائے گا بیان میں کہا گیا ہے کہ کانگریس کے طرز عمل سے باعث بڑی نازک صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس رویہ کے پیش نظر صوبے میں یا تو خالص کانگرسی وزارت قائم ہو سکتی تھی یا کانگریس اور پرجا سوشلسٹ پارٹی کی مخلوط وزارت کا قیام ممکن تھا۔ خالص کانگرسی وزارت کا امکان اس لئے ختم ہو گیا کہ اسمبلی میں کانگرسی ارکان کی تعداد اتنی نہیں جو مستحکم وزارت بنا سکے۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی چاہتی تھی کہ صوبے میں متحدہ محاذ کے سارے ارکان پر مشتمل وزارت قائم ہو پرجا سوشلسٹ پارٹی یہاں تک آگے بڑھنے کو تیار تھی کہ مسلم لیگ کے بغیر مخلوط وزارت میں شامل نہ ہو۔ لیکن افسوس کانگریس نے تینوں اتحادیوں کی واحد اسمبلی پارٹی اور متحدہ پارٹی کی کابینہ کی تشکیل سے بھی انکار کر دیا۔ کانگریس کے اس افسوسناک طرز عمل کی وجہ سے مسلم لیگ کو اپنی پوزیشن پر دوبارہ غور کرنا پڑا۔ یہی وہ صورت حال تھی جس کی بناء پر اسے یہ اعلان کرنا پڑا کہ وہ غیر مشروط طور پر کانگریس پرجا سوشلسٹ پارٹی کی مخلوط وزارت کی حمایت کرے گی۔

امریکہ میں سیٹو کے افسروں کیلئے مراعات

واشنگٹن ۲۳ فروری صدر آئزن ہاور نے آج ایک حکم جاری کیا جس کے مطابق سیٹو کو کئی ایک سفارتی مراعات اور تحفظات دیئے گئے ہیں اس حکم کے مطابق سیٹو کے جو افسر امریکہ میں اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے سلسلے میں مقرر ہیں انہیں کسٹم ڈیوٹی اور انکم ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے اور اگر وہ اپنے فرائض منصبی کے سلسلے میں کوئی قدم اٹھائیں تو امریکہ میں ان کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔ یاد رہے پاکستان۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ فرانس۔ نیوزی لینڈ فلپائن۔ تھائی لینڈ اور برطانیہ نے آٹھ ستمبر ۱۹۵۴ء کو معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا (سیٹو) پر دستخط کئے تھے

امریکہ اور برطانیہ پر صدر ناصر کے اعتراضات

دمشق ۲۳ فروری صدر ناصر نے پھر زور دے کر کہا کہ فلسطین کے علاوہ سارے علاقے پھر آزاد کرائیں گے جو عربوں سے چھین لئے گئے ہیں آپ نے امریکہ فرانس اور برطانیہ پر سخت اعتراضات کئے اور کہا کہ وہ اقوام متحدہ میں اسرائیل کی حمایت کر رہے ہیں آپ نے کہا ان ملکوں کے اس طرز عمل کی وجہ سے ہمارا عقیدہ اور بھی پختہ ہو گیا ہے کہ ہمیں اپنے وسائل کو کام میں لا کر اپنے حقوق حاصل کرنے چاہئیں اور حقوق کے حصول کے سلسلے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ حال ہی میں سر انتھنی ایڈن کی یاد میں چھاپی گئی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا ۵۶ء میں مسٹر ایڈن نے عربوں کے متعلق غلط اندازہ لگایا تھا حقیقت یہ ہے کہ اگر اس وقت برطانیہ طاقت کے زور سے مصر پر قبضہ بھی کر لیتا تو وہ عرب قوم پرستی کو مٹانے میں کامیاب نہ ہوتا۔

اعانت الفضل

مکرم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ نے مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کے لڑکے کے نکاح کی خوشی میں بطور اعانت الفضل مبلغ پانچ روپے ارسال فرمائے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ خوشی مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(مینیجر الفضل)

ہر سال ایک ہزار دیہات میں بجلی پہنچا دی جائیگی

زرعی تحقیقاتی کمیشن کے ارکان سے واپڈا کے چیئرمین کا خطاب

لاہور ۲۴ فروری۔ مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کے صدر مسٹر غلام فاروق نے زراعت کے تحقیقاتی کمیشن کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بجلی اور زرعی ترقیات میں گہرا تعلق ہے آپ نے کہا مستقبل میں زراعتی ترقی میں بجلی کو اگر آبپاشی کے عام طریقے سے زیادہ اہمیت نہیں تو کم از کم اس کے برابر اہمیت ضرور حاصل ہوگی۔

مسٹر غلام فاروق نے کہا واپڈا کی تجویز یہ ہے کہ سالانہ ایک ہزار دیہات کو بجلی بہم پہنچائی جائے۔ اس کے علاوہ واپڈا مختلف دیہات میں سالانہ ایک ہزار ٹیوب ویل لگائے گا۔ اس پروگرام کے لئے جس بجلی کی ضرورت پڑے گی۔ وہ موجودہ اور آئندہ قائم ہونے والے بجلی گھروں کے ذریعہ فراہم کی جائے گی۔ آپ نے کہا مستقبل میں آبپاشی کے لئے پانی منگلا اور تربیلا نامی بندوں سے دستیاب ہوگا۔ جس میں مٹی پیش ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دیہاتیوں کو زیادہ مصنوعی کھاد کی ضرورت پڑے گی۔ ظاہر ہے کہ کھاد بجلی ہی کے ذریعے تیار کی جائے گی۔ مسٹر غلام فاروق نے ملتان کے بجلی گھر کے پہلے ٹربوسیٹ اور ملتان لائل پور ٹرانسمیشن لائن کے چالو ہونے کا بھی ذکر کیا ٹربوسیٹ پینسٹھ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کرے گا اور ٹرانسمیشن لائن کی وجہ سے پاور گرڈ کی گنجائش میں پچاس فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ چند ہفتے تک ملتان کے بجلی گھر میں دوسرا ٹربوسیٹ بھی کام شروع کر دے گا۔

زرعی تحقیقات کے کمیشن کے ارکان نے خان امیر محمد خاں آف کالا باغ کی قیادت میں واپڈا کے نمائندوں سے پانی اور بجلی کے منصوبوں کے بارے میں چند سوالات کئے ان میں سے زیادہ سیم اور تھور کے بارے میں تھے مسٹر غلام فاروق اور واپڈا کے رکن مسٹر غلام اسحاق نے واپڈا کے اس پروگرام کی وضاحت کی جو اراضی کو دوبارہ قابل کاشت بنانے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ واپڈا کے پراجیکٹ ڈائرکٹر مسٹر سعید حمید نے ٹیکنیکل امور کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ منصوبہ کس طرح کام کرے گا زرعی تحقیقاتی کمیشن کو بتایا گیا کہ واپڈا نے جنوبی علاقوں تک بھی اپنی سرگرمیاں بڑھا دی ہیں اور وہاں بھی اراضی کو از سر نو قابل کاشت بنانے کا پروگرام شروع کر دیا ہے اس نے سکھر بیراج کے بڑے علاقے میں تحقیقات شروع کر دی ہے۔ اس طرح خیرپور اور غلام محمد بیراج کے علاقے میں بڑی سکیمیں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہفتہ تعلیم و تلقین کا پروگرام

مورخہ ۲۴ فروری بروز بدھ آج بعد نماز سات بجے شام الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے اجلاس میں مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ اور مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ غیر مبایعین کا مسلک اور اس پر مختصر تبصرہ کے موضوع پر تقاریر فرمائیں گے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔

(نائب الامین الجمعیۃ العلمیہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ رضیہ نوید سیکرٹری لجنہ اماء اللہ محلہ دارالیمن چند یوم سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ مورخہ ۲۲/۲/۶۰ کو زیادہ تکلیف ہو جانے سے فضل عمر ہسپتال میں داخل کروانا پڑا۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(حبیب اللہ قریشی کلرک دفتر بیت المال)

لاہور میں شہنشاہ ایران اور ملکہ فرح کا پُرجوش خیر مقدم

ہوائی اڈہ سے گورنمنٹ ہاؤس تک ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد کا ہجوم

لاہور ۲۴ فروری۔ شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی اپنی نئی نویلی ملکہ فرح پہلوی کے ہمراہ کل دوپہر صوبائی دارالحکومت میں پہنچے تو جب تقریباً ڈیڑھ لاکھ مردوں۔ عورتوں اور سکولوں کے طلباء نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا اور اس طرح انہوں نے زندہ دلی کی شاندار روایات کو برقرار رکھا۔

یہ لوگ فوجی ہوائی اڈہ سے لے کر گورنر ہاؤس تک سڑک کی دونوں جانب تقریباً ساڑھے تین گھنٹے تک کھڑے رہے اور جب شاہی مہمانوں کا جلوس تقریباً ایک بجے اس سڑک پر سے گذرا تو فضا بڑی دیر تک تالیوں اور زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ ان میں بیرونی اضلاع کے لوگوں کی تعداد خاصی تھی جو اس مقصد کے لئے خاص طور پر آئے ہوئے تھے۔ بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ لاہور میں کسی غیر ملکی مہمان کا اتنا پرخلوص و پرجوش استقبال کبھی نہیں ہوا بالخصوص اتنی عورتوں نے استقبال میں حصہ نہیں لیا۔

شہنشاہ اور ان کی ملکہ حکومت پاکستان کے خصوصی مہمان کی حیثیت سے چار دن صوبائی دارالحکومت میں قیام کریں گے۔ جس کے دوران وہ گھوڑوں اور مویشیوں کی قومی نمائش دیکھنے کے علاوہ متعدد تقریبات میں شرکت کریں گے۔

صدر ترکیہ مسٹر جلال بایار ۲۱ فروری کو لاہور تشریف لائے تھے۔ پروگرام کے مطابق آپ بھی ۲۶ فروری تک بغرض سیر و تفریح یہاں قیام کریں گے۔ گورنر ہاؤس میں ان معزز مہمانوں کے قیام کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔

شہنشاہ ایران صدر پاکستان کے خاص ہوائی جہاز میں ٹھیک ساڑھے بارہ بجے دوپہر فوجی ہوائی اڈے پر پہنچے۔ اس موقعہ پر چار سینئر مرکزی وزراء مسٹر منظور قادر لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ مسٹر ایف۔ ایم خان اور مسٹر حفیظ الرحمٰن بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا اور بہت سے اعلیٰ فوجی و سول حکام کے علاوہ متعدد معززین خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ آپ کے ہمراہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان بھی تشریف لائے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴